Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
مصلح موعود نمبر
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم بدھ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ایک روپیہ
جلد ۶۷/۳۲ | ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۲۲ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مُصلح موعُود کے متعلّق اللّٰہ تعالیٰ کی بشارت کے الہامی الفاظ

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا ، وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اِس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مُبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحقّ والعلاء کانّ اللہ نزل من السّماء جس کا نزول بہت مُبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شُہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۲۲ فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود اور اُس کی علّتِ غائی

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جو عرفِ عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے بہت سی پیشگوئیوں پر مشتمل ہونے کے باعث ایک نہایت ہی اہم بالشان پیشگوئی ہے اور اپنے خوشکن اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے مستقبل میں غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے پورے زمانہ پر محیط ہے یعنی اس زمانہ میں خدائی مقدرات کے ماتحت رونما ہونے والے خاص واقعات کے سلسلہ وار ظہور کو آشکار کرنے والی ہے۔ یہ سب پیشگوئیاں ایسے امور پر مشتمل ہیں کہ بجز خدائے قادر و عزیز کے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور جس کے قبضۂ قدرت و تصرّف سے کوئی چیز باہر نہیں کوئی بھی ان امور اور واقعات کو منصۂ شہود پر نہیں لا سکتا۔ ان سب پیشگوئیوں پر (جن کا یہ اہم بالشان پیشگوئی محیّر العقول مجموعہ ہے) اس مختصر مضمون میں روشنی ڈالنا ممکن نہیں ہے تاہم اس تعلق میں ہم فی الوقت ایک خاص امر کو جو بنیادی اہمیت کا حامل ہے واضح کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا تعلق ہے یہ تین نہایت ہی اہم حصوں پر مشتمل ہے۔ **پہلا حصہ** امام آخر الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اولوالعزم صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت فرزند دلبند گرامی ارجمند عطا ہونے اس کے جلد جلد بڑھنے، عمر پانے، علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے، زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور محیّر العقول کارنامے سرانجام دینے کی بشارت پر مشتمل ہے۔ **دوسرے حصہ** میں اس پیشگوئی کی اغراض پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس فرزند دلبند گرامی ارجمند کی ولادت اور بڑا ہو کر اس کے محیّر العقول کارنامے سرانجام دینے کا مقصد یہ ہے کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا لوگ سمجھیں کہ خدا قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور تا لوگ یقین کریں کہ خدا اپنے مامور، امام آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ **تیسرے حصہ** میں بے شمار پیشگوئیوں پر مشتمل ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اہم بالشان پیشگوئی کی علّتِ غائی کی نشاندہی کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ مصلح موعود کے عظیم الشان کارناموں کے نتیجہ میں دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونے، حقانیتِ اسلام کے منکروں کو کھلی نشانی ملنے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہونے سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے اور پوری نوعِ انسانی دینِ واحد پر آ جمع ہو۔ چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود کے ان الہامی الفاظ سے کہ "تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے" ــــ پیشگوئی مذکور کی علّتِ غائی کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔ پھر پیشگوئی میں اس امر کے ذکر سے بھی کہ مصلح موعود اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اس پیشگوئی کی علّتِ غائی کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے اور وہ یہی ہے کہ دنیا کے کروڑوں کروڑ انسانوں کے دلوں سے ادیانِ باطلہ اور دہریت کی حکمرانی ختم کر کے روئے زمین کی تمام قوموں اور ان کے تمام افراد کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا والہ و شیدا بنایا جائے۔ یہی وہ علّتِ غائی ہے جس کا ذکر خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس شعر میں کیا ہے ؎

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

جہاں تک اس اہم بالشان پیشگوئی کے ان تینوں حصّوں کا تعلق ہے یہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ باجود میں بڑی آب و تاب سے پورے ہوئے۔ مصلح موعود کی صفاتِ خاصہ اور اہم بالشان کارناموں اور ان کے انقلاب انگیز اثرات اور نہایت ہی خوشکن نتائج سے متعلق ہر وہ بات جس کی بشارت دی گئی تھی آپ کے ذریعہ اور وساطت سے بڑی ہی عظمت اور شان کے ساتھ منصۂ شہود پر آئی عالمگیر غلبۂ اسلام کے بہ تمام و کمال ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے ہی ہاتھوں عالمگیر بنیادوں پر ایک نہایت ہی مضبوط و مستحکم تبلیغی نظام کی بنیاد ڈلوائی اور پھر اس کے نہایت خوشکن نتائج ظاہر فرمائے اور اس طرح مشرق و مغرب کے لاکھوں اسیروں کو رستگاری دلا کر اور وہ جو زندگی کے خواہاں تھے انہیں موت کے پنجے سے نجات دلا کر اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے تھے انہیں باہر لا کر اور باطل کو اس کی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگنے پر مجبور کر کے اور حق کو اس کی تمام برکتوں کے ساتھ مختلف اقوام کے لاکھوں لاکھ قلوب میں جاگزیں کر کے دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی اور جب تبلیغی نظام کی یہ مضبوط و مستحکم بنیاد قائم ہو گئی اور خود آپ کی زندگی میں اس کے انقلاب انگیز نتائج رونما ہو کر دن بدن روشن تر ہوتے چلے گئے تو آپ نے خدائی حکم کے ماتحت مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی اس امر سے بھی آگاہ فرمایا کہ اب اس مضبوط و مستحکم بنیاد کے خوشکن نتائج کا سلسلہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا حتّٰی کہ آپ کے وصال کے بعد بھی دنیا کی کوئی طاقت اس کے بڑھنے اور پھیلنے کو روک نہیں سکے گی یہ بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا جائے گا یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ مَیں ایک انسان ہوں، مَیں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ مَیں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے"

(اعلان ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء بمقام لاہور بحوالہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

دعویٰ مصلح موعود کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان آپ سے اس لئے کرایا کہ اُس نے ۱۹۲۴ء میں جبکہ آپ نے عالمگیر بنیادوں پر تبلیغ اسلام کے نظام کی بنیاد رکھنے کا آغاز فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ پر اسی وقت ہی منکشف فرما دیا تھا کہ غلبۂ اسلام کی آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی بنیاد کے اثرات یوں تو اوّل دن سے ہی منصۂ شہود پر آنے شروع ہو جائیں گے لیکن یہ اثرات پیشگوئی مصلح موعود کی برکاتِ خاصہ کے مستقبل میں بھی مسلسل جاری رہنے کے سبب طویل زمانہ تک پھیلتے اور بڑھتے چلے جائیں گے اور ان کے نمایاں طور پر غالب آنے میں کم از کم ایک سو سال کا عرصہ لگے گا چنانچہ آپ نے اس خدائی انکشاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اصول اللہ تعالیٰ نے بتا دیئے ہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے یہ کام (اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا کام) لے۔۔۔۔۔ اس کے نتائج بظاہر کم سے کم ایک صدی کا وقت چاہتے ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ستمبر ۱۹۲۴ء)

اور یہی وہ حقیقت ہے جسے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں القا فرمایا ہے اور جس کی بنا پر حضور ایدہ اللہ قیامِ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کو جو ۱۹۸۹ء میں شروع ہوگی غلبۂ اسلام کی صدی قرار دے کر احباب کو اس کے شایانِ شان استقبال کے لئے تیاری کرنے کی طرف مسلسل توجہ دلا رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی علّتِ غائی کی رُو سے اسلام کے بیک وقت ساری دنیا میں عملاً غالب آنے کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے۔ دوسری صدی کے شروع ہوتے ہی اسلام اس رنگ میں غالب آنا شروع ہو جائے گا کہ دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے گی۔ وہ وقت قریب ہے جب مصلح موعود کی برکاتِ خاصہ کے نتیجہ میں جو بحمد اللہ تعالیٰ جاری و ساری ہیں۔ اس اہم بالشان پیشگوئی کی علّتِ غائی بہ تمام و کمال پوری ہوگی اور اس دُنیا کی ہیئت تبدیل کر دکھائے گی۔ اُس وقت دنیا کی تمام قومیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر آپ کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گی۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔ لامبدّل لکلمات اللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُصلح موعُود کی تمام علامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں پُوری ہو گئیں

ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ آپؓ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوُا اور الٰہی انوار بارش کی طرح نازل ہوتے رہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کے ایک حصہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر جو اشتہار دیا اس میں یہ لکھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی کہ نو سالہ کی میعاد میں جس مصلح موعود نے پیدا ہونا تھا آیا وہ یہی لڑکا ہے یا کوئی اور ہے چنانچہ جب حضور پر یہ انکشاف ہو گیا تو حضور نے سراجِ منیر میں اس کا اعلان فرما دیا کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔ اس پیشگوئی میں مصلح موعود بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں اور گذشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوارِ الٰہی بارش کی طرح حضور کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں خدا تعالیٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعے بہت سے اخبارِ غیبیہ ظاہر ہوئے۔ روحانی علوم و معارف کا اظہار ہوا۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ سے اور آپ کے فیض صحبت سے ہم نے بہت سے روحانی برکات حاصل کئے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو ہمارے اُفق پر طلوع ہوا اور ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ "وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" یہ اس لئے کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔

سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت کے فیض سے علمِ الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کھلنے لگے اور دقیق معارف ابرِ نیساں کے رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتب تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم و معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو یقیناً خارق عادت ہیں اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ آپ کو اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو توفیق بخشی گئی تھیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔

علوم ظاہری و باطنی کا وہ وسیع و عریض دریا آپ کے فیض رساں وجود سے جاری ہوا حضرت مصلح موعود نے قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے روحانیت اخلاقیات سیرت اور سوانح فقہ سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی میزان ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ پھر کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے علاوہ جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن کریم کے ترجمے شائع کئے۔ ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ مع تفسیر شائع ہو چکا ہے۔ لوگنڈی زبان میں پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ شائع ہوا ہے۔ مغربی افریقہ کے لئے بھی پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ فرانسیسی، ہسپانوی، اٹالین، روسی اور پرتگیزی زبانوں میں بھی تراجم تیار ہو چکے ہیں اور ان پر نظرثانی ہو رہی ہے۔ انڈونیشین زبان میں بھی دس پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ مکمل ہو چکا ہے۔

پھر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرنے کی طرف بھی توجہ فرمائی چنانچہ دنیا کے متعدد ممالک جن میں یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک شامل ہیں اس وقت تک ۲۸۹ مساجد تیار ہو چکی ہیں اور متعدد دیگر ممالک میں بھی مساجد زیر تعمیر ہیں۔

اس وقت تک جن ممالک میں احمدی مبلغین کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے ان کی مجموعی تعداد ۴۶ ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی مخلص احمدی جماعتیں موجود ہیں جو ہر رنگ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار ہیں اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتا ہے اور انہیں سچی خوابوں سے مشرف کیا جاتا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے" قرآنی محاورہ میں رُوح اس کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبہ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ سرسری تحقیق سے جو علم حاصل ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد ہے اور الہامات کی تعداد ۸۸ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ مردِ مومن کا عزم توکل کی بنیادوں پر ہوتا ہے اور خدا شاہد ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ ہمارا محبوب توکل کے بھی بلند مقام پر فائز تھا۔ ناساعد حالات میں بھی ایسی خوشحالی سے دن گزارے کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن موجود ہیں۔ تنگی کی حالت میں بھی بکمال کشادہ دلی اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھا۔ ایثار آپ کا مشرب تھا اور خدمتِ خلق آپ کی عادت تھی۔ ہزارہا غرباء کو سہارا دیا۔ یتیموں کی پرورش کی۔ بے سہارا طلباء کو تعلیم دلوائی یوں معلوم ہوتا تھا کہ اگر سارا جہان بھی آپ کا عیال ہوتا تب بھی آپ کے دل میں کوئی انقباض پیدا نہ ہوتا۔ خدا خود آپ کے کاموں کا کارساز اور آپ کا متولی تھا جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا۔ جب آپ مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو جماعت کے اکابر کا ایک حصہ ساتھ چھوڑ چکا تھا اور خزانہ خالی تھا مگر آپ کا دل ایک لمحہ کے لئے نہ گھبرایا اور جب آپ اپنے مولیٰ کو پیارے ہوئے تو دنیا کے طول و عرض میں لاکھوں دل آپ کی یاد میں تڑپنے اور لاکھوں روحیں آپ کی بلندئ درجات کے لئے دعائیں کرتی ہوئیں اپنے رب کے حضور جھکیں اور اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے آپ ایک بھرا ہوا خزانہ اور ایثار پیشہ قوم چھوڑ گئے۔ ربوہ کی اس سرزمین کا ذرہ ذرہ جسے آپ نے اپنے آنسوؤں اور اپنے خون سے سینچا آپ کی اولوالعزمی پر گواہ ہے۔ پھر خدا نے فرمایا تھا کہ

"وہ دل کا حلیم ہوگا"

یعنی وہ صفاتِ باری کا مظہر ہوگا اور تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہوگا اور ہم سب ہزاروں اسی بات کے گواہ ہیں کہ ہمارا آقا اور ہمارا محبوب مصلح موعود اسی زمرہ ابرار میں شامل تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں

کوئی دِن بھی حزبِ مہدیؑ پر نہ گزرا بے امام

آج پھر وہ نور و رحمت کا نشاں یاد آگیا ❊ جانشینِ مہدیٔ آخر زماں یاد آگیا
پھر گیا آنکھوں کے آگے عہدِ رفتہ کا سماں ❊ گاہے گاہے دیدِ ابنِ سیّدہ نصرت جہاں
دل کو پھر رہ رہ کے اُن کی یاد تڑپانے لگی ❊ سامنے اِک چاند سی صورت نظر آنے لگی
اُن کی سیرت کے کئی پہلو نمایاں ہو گئے ❊ حُسنِ کردار و عمل کا اِک گلستاں ہو گئے
جی میں آیا نظم میں اُن کے شمائل ہوں بیاں ❊ ہیں عیاں جو مومنوں پر مثلِ مہرِ زر فشاں

اے نظیرِ حُسن و احسانِ مسیحائے زماں
رُوحِ حق، فضلِ عمر، دل کے حلیم و مہرباں

تُو ہے شاہِ دو جہاںؐ کا وہ غلامِ نامدار ❊ جس کو اپنی جاں سے بھی بڑھ کر رہا قرآں سے پیار
تُو نے دینِ مصطفےٰؐ کا بول بالا کر دیا ❊ نُور سے قرآں کے یورپ میں اُجالا کر دیا
صدقِ قرآں کی ہے بُرہاں تیری تفسیرِ کبیر ❊ رُوح کی تسکیں کا ساماں تیری تفسیرِ صغیر
تُو کناروں تک زمیں کے عزّ و شہرت پا گیا ❊ علم و عرفاں سے ترے ہر مُلک برکت پا گیا
تُو ہے صدقِ مہدیٔ دوراں کا اِک زندہ نشاں ❊ ہے حیات افزا پئے انساں ترا ہر بیاں
تیرے ہر انداز میں اِک تمکنت تھی شان تھی ❊ ہر ادا تیری مجسّم لطف اور احسان تھی
تھا یقیناً تُو ہی مہدیؑ کا وہ پسرِ یادگار ❊ جس کے اعلاں کے لئے لکھا گیا سبز اشتہار
نُور حاصل تجھ کو مصباحِ خداوندی سے تھا ❊ لاجرم ممسوح تُو عطرِ رضامندی سے تھا
بارگاہِ ربِّ کعبہ میں بھی شنوائی تری ❊ نازشِ اہلِ خرد تھی عقل و دانائی تری
دل تڑپ اُٹھتے تھے تیری ہر ادائے ناز پر ❊ آفریں کہتا تھا دشمن بھی ترے انداز پر

آہ! آخر کار وہ دشوار دن بھی آگیا
جب ہُوا پورا جو تھا تقدیر کا لکّھا ہُوا

جو نہ تھا وہم و گماں میں بھی بعجلت ہو گیا ❊ اِس زمیں سے تُو سُوئے فردوس رخصت ہو گیا
غم کے بادل چھا گئے یکدم دِلوں پر رات کو ❊ سخت مشکل ہو گیا تھا روکنا جذبات کو
اجنبی محسوس ہوتا تھا جہاں تیرے بغیر ❊ مُنتشر سا لگ رہا تھا کارواں تیرے بغیر
یک بیک فرمائی حق نے ہم پہ رحمت کی نظر ❊ چُن لیا رہبر جماعت کا ترا لختِ جگر
جس سے ہر اک احمدی کا دِل سکینت پا گیا ❊ کام پھر معمول پہ سب اہلِ حق کا آگیا
اِبتلا کے دَور بھی آئے مگر ہم بے گماں ❊ گامزن راہِ ترقی پہ ہیں با عزمِ جواں
یہ سراسر فضل ہے اللہ کا ہم پر مدام ❊ کوئی دن بھی حزبِ مہدیؑ پہ نہ آیا بے امام

خالقِ تقدیرِ عالم اے خدائے دو جہاں
پھُولتا پھلتا رہے اسلام کا یہ گلستاں

محمد صدیق امرتسری ایم۔اے
سابق مبلّغ انگلستان و مغربی افریقہ

نشانِ رحمت و عظمت

خوشا! بُستانِ احمدؑ میں بہارِ جاودانی ہے ❊ ہر سُو گلشنوں میں بلبلوں کی نغمہ خوانی ہے
ترانے شوق سے ہم کیوں نہ گائیں حمدِ باری کے ❊ حسیں پھُولوں کے موسم میں فضا بے حد سُہانی ہے
روش پر یوں اچانک رُک گیا کیوں شاعرِ فطرت ❊ اُسے مرغوب کہتے ہیں گلوں کی خوش بیانی ہے
چمن میں گُل کلی سے کہہ رہا ہے "شادماں باشی" ❊ نہ خوفِ دستِ گلچیں ہے نہ ہی بادِ خزانی ہے
سیاہی چھٹ چکی صبحِ مسرت شان سے آئی ❊ جہاں میں شاہِ خوباں کا مبارک دورِ ثانی ہے
مگر آگاہ رہنا تم سمومِ بادِ مغرب سے ❊ کہ اُس میں قتلِ انساں کے لئے آتش فشانی ہے
"گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو" ❊ کہ سب انجم پہ غالب ماہِ شب کی ضَو فشانی ہے
وہ جو ہیں منتظر اب بھی انہیں یہ پیار سے کہہ دو ❊ امامِ الفِ ہفتم میرزائے قادیانی ہے
مُبارک ہو خلافت اب ہے منہاجِ نبوّت پر ❊ یہ فرمانِ خداوندی محمدؐ کی زبانی ہے
رہے گا دوسری قدرت کا جلوہ تا ابد جاری ❊ زہے قسمت احبّو! کس قدر یہ شادمانی ہے
بصدقِ دل وفاداری ہو دربارِ خلافت سے ❊ یہی ہے شیوۂ خوباں اِسی میں کامرانی ہے

جہاں والو! تمہیں تیغ و تفنگ اپنے مبارک ہوں
ہمارا اسلحہ پیشِ خدا آہِ فغانی ہے

کلی گویا ہوئی یوں مسکرا کر خوب فہمیدم ❊ بہ فیضِ مصلح موعودؓ یہ گوہر فشانی ہے
سلام اے مہدیٔ موعودؑ کے فرزندِ والا شاں ❊ تری عظمت کا شاہد خود کلامِ آسمانی ہے
تُو سلطان البیاں فرخ میر فخر الرسل یکتا ❊ بے مثل، لاثانی تری قرآن دانی ہے
نمونہ سُنّتِ خیر البشرؐ کا ہر عمل تیرا ❊ کلامِ پاک کی تفسیر تیری زندگانی ہے
تُو ہے فضلِ عمر، مظہر خدا کی پاک قدرت کا ❊ نشانِ رحمت و عظمت، حبیبِ لامکانی ہے

نزولِ رحمتِ باری ہو تیری پاک تربت پہ
رہے لطف و کرم مولیٰ کا دائم تیری عترت پر

عبد الرحیم راٹھور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ ملّت کے بے مثال فدائی کی حیثیت سے

کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھکو نہ جان کا — دینِ محمدی کیلئے مر رہا ہوں میں
میں رو رہا ہوں قوم کے مرجھائے پھول پر — بلبل تو کیا ہے اس سے کہیں خوشنوا ہوں میں

کلام محمودؓ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

سیدنا حضرت محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نوّر اللہ مرقدہٗ) انیسویں صدی کے ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصطلاح میں ظلمانی زمانہ اور بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ تھا۔ "مسلمانانِ عالم اپنی طاقت بالکل کھو چکے تھے اور ان کا سیاسی تنزل انتہا تک جا پہنچا تھا۔ ان کی سلطنتیں یکے بعد دیگرے ان کے ہاتھوں سے نکل چکی تھیں اور نکل رہی تھیں۔ کیا وہ وقت تھا کہ یورپ ایک ایک مسلمان بادشاہ سے ڈرتا تھا۔ اور پھر وہ وقت بھی آگیا کہ یورپ کی ایک ایک طاقت کا مقابلہ کرنے کی سکت ساری اسلامی دنیا میں باقی نہ رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دکھ کا ایسا دردناک نقشہ کھینچا ہے کہ دل کانپ جاتا ہے اور روح تڑپ اٹھتی ہے۔ فرماتے ہیں:-

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمیں

مناسب ہے کہ ہر دیندار کی آنکھ اسلام کی پریشان حالی اور قحط المسلمین پر خون کے آنسو روئے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یزید کی افواج کی طرح ہر طرف کفر جوش میں ہے اور دینِ حق حضرت زین العابدین علیہ السلام کی طرح بیمار و بیکس ہے۔

ملتِ اسلامیہ کا یہ درد و الم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سرتاپا بے چین رکھتا تھا حضرت مصلح موعودؓ کو اپنے مقدس باپ سے ورثہ میں ملا۔ آپ کی قلبی کیفیت معلوم کرنے کے لئے آپ کا وہ شعری کلام ہی کافی گواہ ہے جو آپ کے قلم سے جوانی کے ابتدائی ایام میں نکلا۔ بطور مثال اخبار بدر ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں شائع شدہ ایک نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:-

وہ ہم کہ منکر ہیں دیں کے ہیں بیقرار نہیں
وہ تم کہ دینِ محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہیں
چڑھے ہیں سینکڑوں ہی سو یہاں پہ تم مغرور
ہمارے عشق کا اک وار پیدا نہیں
دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہیں یاں
اگرچہ دیکھنے میں اپنا حالِ زار نہیں

حضرت مصلح موعودؓ اپنے پچاس سالہ عہدِ خلافت میں اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ انتہائی جدوجہد فرماتے رہے کہ کسی طرح مسلمانانِ عالم اور بالخصوص احمدی مسلمانوں میں عظمتِ ملت کا ایسا زبردست جذبہ پیدا ہو جائے کہ جب تک عہدِ رفتہ کی شان و شوکت دوبارہ حاصل نہ کریں آرام سے نہ بیٹھیں۔ ستمبر ۱۹۴۲ء کے آخر کا واقعہ ہے کہ آپ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں نے درخواست کی کہ انہیں نصیحت فرمائیں۔ حضور نے یہ درخواست قبول فرمائی اور ایسا پردرد خطاب فرمایا کہ حاضرینِ مجلس پر رقت طاری ہوگئی اور آنکھیں پرنم ہوگئیں۔ حضور نے فرمایا:-

"کیا ابھی باتوں کا وقت ختم نہیں ہوا اور کیا اب تک کام کا وقت نہیں آیا؟ کیا اب تک کافی نصیحتیں نہیں ہو چکیں جن کے بعد طریقِ عمل اور ہدایت کا راستہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارا طریقِ عمل یقینی طور پر واضح ہے تو زمانہ اسلامیات کا اقتضا کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں، اگر تم اپنے اندر فکر کا مادہ رکھتے ہو۔ تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیا تھے اور کہاں گئے اور مسلمان کہاں تھے اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں مگر سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ان کے دل کیوں نہیں بیٹھ جاتے کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے حالانکہ ایک زمانہ وہ تھا کہ اسلامی رنگ نقشہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلا ہوا تھا جس پر سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے حکومت کی ہے یہاں تک کہ آج بھی جاپانی مائیں اپنے بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ چپ کر جوگو (یعنی مسلمان) آگیا اور یورپ میں بھی بعض مسجدیں پائی گئی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں تک مسلمان پہنچے ہوئے تھے۔ اور فلپائن وغیرہ میں بھی مسلمان موجود تھے غرض کوئی گوشہ دنیا کا ایسا نہ تھا جہاں اسلامی حکومت قائم نہ تھی۔ وہ حکومتیں ملکی حکومتیں تھیں امپیریلزم نہ تھا۔ الا ماشاء اللہ ...... مجھے حیرت آتی ہے کہ ان باتوں کو معلوم کر کے بھی مسلمانوں کے دلوں میں معمولی سی گدگدی بھی پیدا نہیں ہوتی"

پھر فرمایا:-

"جب اسلام کی حالت ایسی کمزور ہے اور تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو تو کونسا سبق باقی ہے جو تم سیکھنا چاہتے ہو۔ کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا یاد رکھو جنہیں اپنی قومی عزت کا خیال نہیں اور وہ لوگ جن میں قومی غیرت موجود نہیں وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ وہ دنیا میں ایسے ہی پھرتے ہیں جیسے گائیں اور بھیڑیں پھرتی ہیں"

(الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بچپن ہی سے اسلام اور مسلمانوں اور مسلمان ملکوں کیلئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کیا کرتے تھے اور جوں جوں آپ کا تجربہ عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا ان تضرعات میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ زمانہ خلافت میں آپ کی یہ گریہ و زاری اور آہ و بکا نقطۂ عروج تک پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور دیکھتے ہی دیکھتے کئی اسلامی ملک آزاد ہوگئے اور پہلے سے قائم شدہ ممالک کو سیاسی اور مادی اعتبار سے استحکام نصیب ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے یہ راز حضرت مصلح موعودؓ نے خوب سمجھا اور آپ ملتِ اسلامیہ کے عروج و ارتقاء رفعت اور شوکت کیلئے نہ صرف پوری عمر دست بدعا رہے بلکہ جہاں تک آپ کے

"خدا کرے مسلمانوں میں پھر سے اتحاد پیدا ہو جائے اور پھر سے وہ گزشتہ عروج کو حاصل کرنے لگ جائیں اور اسلام کے نام میں وہی رعب پیدا ہو جائے جو آج سے ہزار بارہ سو سال پہلے تھا۔ میں اس دن کے دیکھنے کا متمنی ہوں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں جب سعودی، عراقی، شامی، لبنانی، ترک، مصری اور لیبی سوریہ کے رہنے والے ہیں میں ان کے لئے دعا کر رہا ہوتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میری دعائیں قبول ہوں گی۔ خدا تعالیٰ ان کو پھر سے ضائع شدہ عزت بخشے گا اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہمارے لئے فخر و مباہات کا موجب بن جائے گی۔ خدا کرے جلد ایسا ہو۔"

(خطاب حضرت مصلح موعودؓ منقول از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محدود وسائل اور مختصر وسائل کا تعلق تھا آپ نے مسلمانانِ عالم کی فلاح و بہبود کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ کی مقدس اور خدا نما شخصیت کے خلاف مخالفوں کے طوفان اُٹھے، الزام تراشیوں کی بوچھاڑ ہوئی، افترا پردازیوں کے پہاڑ کھڑے کئے گئے حتیٰ کہ آپ کے قتل کی سازشیں ہوئیں مگر ملتِ خیرالانام کے اس عدیم النظیر شیدائی کے ولولہ ذوق و شوق کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی چھین نہ سکی چنانچہ تاریخی اور واقعاتی شہادتوں سے یہ امر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ تیونس و مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی مسلمان حکومتوں یا ریاستوں کے قیام یا استحکام میں بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر آپ کی دعاؤں، نیک مشوروں اور عملی خدمات کا کسی نہ کسی رنگ میں ضرور عمل دخل رہا ہے

تیونس و مراکش کے جانباز مسلمان جب فرانس کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کے لئے جنگ آزادی لڑ رہے تھے تو حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر دنیا بھر کے احمدیوں نے ان کے مطالبۂ آزادی کی حمایت میں جلسے کئے اور دعائیں کیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اقوام متحدہ میں ان مظلوم ممالک کے حق میں پُرزور آواز بلند کی اور یہ دونوں ملک ۱۹۵۶ء میں آزاد ہو گئے۔

مصر کی سرزمین کو حضرت مصلح موعودؓ بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بعض قرآنی آیات سے استدلال کر کے فرمایا کرتے تھے کہ "مصر مسلمانوں کا بچہ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے بلادِ اسلامیہ سے اخلاق کو خراب کرے مگر میرا دل کہتا ہے کہ پھر جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آجائے گا تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا جس طرح حضرت موسیٰ فرعون کی تباہی میں۔" (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء صـ ۳)

مصر کی نسبت ۱۹۴۲ء میں بھی فرمایا:

"ان کی اکثریت اسلام کے خدا کے لئے غیرت رکھتی ہے ان کی اکثریت اسلام کی کتاب کے لئے غیرت رکھتی ہے اور ان کی اکثریت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے غیرت رکھتی ہے اسلامی لٹریچر شائع کرنے اور اسے محفوظ کرنے میں یہ قوم صفِ اوّل میں رہی ہے۔ اس قوم نے اپنی زبان کو بھلا کر عربی زبان کو اپنا لیا۔ اپنی نسل کو فراموش کر کے یہ عربوں کا حصہ بن گئی اور آج دونوں قوموں میں کوئی فرق نہیں۔ مصر میں عربی زبان، عربی تمدن اور عربی طریق رائج ہیں اور محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذہب رائج ہے پس مصر کی تکلیف اور تباہی ہر مسلمان کے لئے دکھ کا موجب ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء)

سوڈان کی تاریخ میں ۱۹۵۱ء کا زمانہ بہت پریشان کن تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ پر خاص طور پر سوڈان کا ذکر کر کے اس کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

(الفضل سالانہ نمبر ۱۹۶۵ء صـ ؟)

شام - ۱۹۲۵ء کے آخر میں لبنان کی ایک جنگجو قوم دروز نے شام کی فرانسیسی حکومت کے خلاف تحریکِ آزادی کا علم بلند کیا جس پر دمشق میں گولہ باری کی گئی اور یہ بارونق شہر ویران ہو گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے شامی مظلوموں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور ان کی کشمکش حریت میں کامیابی کے لئے دعا کی (الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۲۵ء)

الحمدللہ یہ دعا بالآخر قبول ہوئی اور ۱۷ ستمبر ۱۹۴۱ء کو شام میں مسلمانوں کی آزاد مملکت قائم ہو گئی۔

فلسطین - حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں احمدیہ پریس بلکہ احمدیت بلکہ پوری جماعت احمدیہ کی ہمدردیاں شروع سے مسئلہ فلسطین کے بارے میں مسلمانانِ عالم کے ساتھ رہی ہیں۔ فروری ۱۹۳۹ء میں قضیہ فلسطین سے متعلق عرب ممالک کی ایک نمائندہ کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی اس موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے امام مسجد لندن مولانا شمسؓ کو برقی پیغام بھیجا کہ میری طرف سے شہزادہ امیر فیصل اور دوسرے نمائندگان کو بتا دیں کہ جماعت احمدیہ کامل طور پر ان کے ساتھ ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا کرے اور تمام عرب ممالک کو کامیابی کی راہ پر چلائے اور ان کو مسلم دنیا کی وہ قیادت عطا کرے جو ان کو اسلام کی پہلی صدی میں حاصل تھی (الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۳۹ء صـ ۲)

۱۶ مئی ۱۹۴۸ء کو استعماری طاقتوں کی سازش سے اسرائیلی حکومت کا زہر آلود خنجر دنیائے اسلام کے سینہ میں پیوست کر دیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا مضطرب دل اس موقعہ پر تڑپ اٹھا اور آپ نے "الکفر ملة واحدة" کے عنوان سے ایک پرجوش اور انقلاب انگیز مضمون رقم فرمایا جس میں اس فتنہ کے منظم اور کامیاب مقابلہ کے لئے ایک عالمی نظام عمل تجویز کیا۔ اور مسلمانانِ عالم کو صیہونیت کے خلاف منظم ہونے کی زبردست تحریک فرمائی۔ اس مضمون نے شام، لبنان، اردن اور دوسرے ممالک میں تہلکہ مچا دیا۔ مشرقِ وسطیٰ کے ریڈیو اور پریس نے اسے عرب کے کونے کونے تک پہنچا دیا۔ اس مضمون پر اگرچہ تیس سال گزر رہے ہیں مگر اس کی افادیت و اہمیت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

عراق دوسری جنگ عظیم کے دوران عراق میں شیخ رشید علی گیلانی کی پارٹی کی شورشوں کی آماجگاہ بن گیا جس سے نازی طاقتوں کا خطرہ بڑھ گیا اور مقاماتِ مقدسہ معرضِ خطر میں پڑ گئے۔ اس نازک موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۵ مئی ۱۹۴۱ء کو لاہور ریڈیو اسٹیشن سے ایک اہم تقریر فرمائی جس میں پرزور الفاظ میں مسلمانانِ عالم کو نصیحت فرمائی کہ وہ پوری قوت عراق میں امن کی بحالی کے لئے خرچ کر دیں تاکہ نہ صرف ترکی، ایران، عراق، شام اور فلسطین ہی نہیں بلکہ مکہ اور مدینہ کی مقدس بستیاں جنگ کے شعلوں سے محفوظ رہیں۔ تقریر کے آخر میں فرمایا شام، فلسطین اور عراق کو ایک متحد اور آزاد حکومت کے طور پر ترقی کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے انصاف اس کا تقاضا کرتا ہے۔ (الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۱ء)

عدن کا علاقہ برطانوی تسلط میں تھا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۲۰ء میں یہ آواز بلند کی کہ (انگریز) عراق تو کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنے پیارے مقبوضہ علاقہ عدن سے بھی واپس آجائیں۔

(ترک موالات اور احکام اسلام)

سعودی عرب کے جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے انگلینڈ کی ایک غیر مسلم کمپنی کو پٹرول کا ٹھیکہ دینے کا باقاعدہ معاہدہ کیا تو ہندوستان میں بعض کانگرسی علماء نے ان کے خلاف ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا اور اسے ایک خالص مذہبی مسئلہ قرار دے کر مخالفت کا ایک وسیع محاذ کھول دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں اس افسوسناک روش پر تنقید کی اور فرمایا اس سے سلطان کی طاقت کمزور ہوگی اور ان کی طاقت کمزور ہوئی تو عرب کمزور ہو جائیں گے اب ہمارا کام یہ ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ سلطان کی مدد کریں اور اسلامی رائے کو ایسا منظم کریں کہ کوئی (مغربی) طاقت سلطان کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی جرأت نہ کر سکے

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء صـ ۱۰)

دوسری جنگِ عظیم کے دوران جبکہ مصر براہِ راست جنگ کی لپیٹ میں آگیا اور حجاز کی ارضِ مقدس پر محوریوں کے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کو ایک اہم انگیز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے خصوصی تحریک کی اور فرمایا:

"ہم سویز کے ادھر آتے ہیں ... چند روز کی مسافت کے فاصلہ پر ہی وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقا کا بابرکت وجود دنیا ہے جس کی گلیوں میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے دو اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر ہی وہ وادی ہے جس میں وہ گھر ہے جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں ... یہ مقدس مقام صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور آج کل موٹروں اور ٹینکوں کی رفتار کے لحاظ سے چار پانچ دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ پر نہیں۔ اور ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں وہاں جو حکومت ہے اس کے پاس نہ ٹینک ہیں نہ ہوائی جہاز اور نہ ہی حفاظت کا کوئی سامان۔ کھلے دروازوں اسلام کا خزانہ پڑا ہے جو کہ لینا چاہیئے کہ دیواریں بھی نہیں" (الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء صـ ۲)

اخبار زمزم (۱۹ جولائی ۱۹۴۲ء) نے لکھا:

"موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابلِ قدر ہے اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی۔"

قیام پاکستان کے بعد سعودی عرب میں فوری طور پر سفارت خانہ قائم ہونا چاہیئے تھا مگر اس کام میں کئی ہفتے کی تاخیر واقع ہو گئی جس پر حضرت مصلح موعودؓ نے سخت اظہارِ تشویش کیا اور حکومت پاکستان کو فوری توجہ دلائی کہ:

"سعودی عرب وہ ملک ہے جس میں ہمارا مقدس مقام مکہ مکرمہ اور ہمارا خدا کا بیت اللہ اور ہمارے آقا کا مقام ہجرت اور مدفن مدینہ منورہ واقع ہیں ... جس حکومت کے ماتحت بھی یہ مقامات ہوں اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہمارا ضروری فرض ہے کیونکہ مسلمانوں کا حقیقی اتحاد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

الحمدللہ آپ کی آواز صدا بصحرا نہ ہوئی اور جلد ہی پاکستان کے سفارتی تعلقات سعودی مملکت سے ہو گئے۔ جو روز بروز ترقی پر ہیں۔

ترکی: پہلی جنگ عظیم کے بعد جب اتحادیوں نے ظالمانہ طور پر ترکی کی اسلامی سلطنت کے حصے بخرے کر دئیے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ترکی کی تائید میں دو رسالے شائع فرمائے ہیں جن میں سے ایک کا نام "ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض" تھا اور دوسرے کا "معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ" آپ نے مسلمانانِ عالم کو اس قیامت خیز دور میں یہ مخلصانہ مشورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا کہ
"اس وقت اسلام کی ترقی کے لئے ایک ہی راہ کھلا ہے کہ ہم تبلیغ اسلام کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ یورپ کو ترکوں سے نفرت ... کسی بد انتظامی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی وجہ یورپ کا یہ خیال ہے کہ اسلام تہذیب کا دشمن ہے اور وہ اس کو دنیا کا دشمن سمجھ کر جو ان کو بہت عزیز ہے مٹانا چاہتے ہیں پس جب تک یورپ کے دل سے بلکہ تمام مسیحی دنیا کے دل سے یہ خیال دور نہ کیا جاوے گا اس وقت تک ہرگز مسلمانوں کے مصائب دور نہیں ہو سکتے۔
(معاہدہ ترکیہ ص۱۴)

پھر فرمایا:۔
"پس اٹھو اور اپنے جوشوں کے پانی کو یونہی زمین پر بہنے دینے کی بجائے تبلیغ اسلام کی نہر کے اندر محدود کر دو۔ پانی جب سطح زمین پر بہہ جاتا ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا لیکن وہی پانی جب نہر کی شکل میں بند کر دیا جاتا ہے تو اس سے ہزاروں ایکڑ زمین سیراب کی جا سکتی ہے اور آبشاریں بنا کر اس سے بجلی نکالی جا سکتی ہے۔" (ایضاً ص۱۶)

برصغیر پاک و ہند کی کوئی تاریخ حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں کا تذکرہ کئے بغیر مکمل نہیں قرار دی جا سکتی حق یہ ہے کہ تحریک پاکستان کے ہر اہم مرحلہ پر آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کیں اور ان کی کامیاب راہنمائی بھی فرمائی۔ دو قومی نظریہ کی اشاعت، مسلم لیگ کی حمایت مسلمانوں کی جداگانہ نیابت کا مطالبہ، نہرو رپورٹ کے خلاف جدوجہد، راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلم اقلیت کے حقوق کے لئے مؤثر آواز۔ ۴۶-۱۹۴۵ء کے مرکزی و صوبائی انتخابات میں قائداعظم اور مسلم لیگ کی حمایت۔ مسلم لیگ کی عبوری حکومت میں شمولیت، خضر وزارت کا استعفاء، باؤنڈری کمیشن میں مسلم حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد۔ استحکام پاکستان کے لئے لیکچر اور مساعی۔ آزادی کشمیر اور پاکستان کی دفاعی جنگوں میں جماعت کو قربانیاں پیش کرنے کی مؤثر تلقین۔ الغرض کس کس معرکے کا ذکر کیا جائے تاریخ پاکستان کا ہر باب آپ کے زریں کارناموں سے درخشندہ و تابندہ ہے جو ایک مدت تک جگمگاتا رہے گا پاکستانی پریس نے آپ کے وصال پر آپ کی خدمات ملی و دینی کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔

۱۔ چنانچہ اخبار "نوائے وقت" (۹ نومبر ۱۹۶۵ء) نے لکھا:۔
"تحریک پاکستان کے دوران مرزا بشیر الدین محمود احمد نے مسلم لیگ کی حمایت کی"

۲۔ "امروز" (۹ نومبر ۱۹۶۵ء) نے نوٹ دیا:۔
"۱۹۳۱ء میں کل ہند کشمیر کمیٹی کی قیادت کی۔ تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔"

۳۔ مارننگ نیوز کراچی (۹ نومبر ۱۹۶۵ء) نے شذرہ لکھا:۔
ان ایام میں جب کہ تحریک پاکستان اپنے پورے زوروں پہ تھی مرزا بشیر الدین محمود نے مسلم لیگ کی پرزور حمایت کی ... ۱۹۳۱ء میں آپ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بنائے گئے۔ اور آپ نے آزادی کشمیر کی تحریک میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی" اور ۱۹۴۸ء میں جماعت کے رضاکاروں کی ایک پوری بٹالین تیار کی اور کشمیر کی لڑائی میں حصہ لینے کے لئے اسے اپنے خرچ پر حکومت کے سپرد کر دیا۔"

۴۔ ہفت روزہ "انصاف" راولپنڈی نے ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں لکھا
"مرزا صاحب فرقہ احمدیہ کے امام ہونے کے علاوہ کشمیر کے متعلق بھی ایک بڑی سیاسی اہمیت کے حامل تھے آپ کو اگر کشمیر کی تحریک آزادی کے بانیوں میں سے قرار دیا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بانی اور صدر اول تھے اب سے ۳۵ سال قبل اسی کمیٹی نے جموں و کشمیر میں تحریک آزادی کو فروغ دیا اور اس کی آبیاری کی۔"

انڈونیشیا میں ڈاکٹر عبدالرحیم سوکارنو اور ڈاکٹر عطار کی قیادت میں تحریک آزادی کا آغاز ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۶ اگست ۱۹۴۶ء کے خطبہ جمعہ میں اس کی تائید میں پرزور آواز اٹھائی اور فرمایا:
"ساری دنیا میں صرف انڈونیشیا ایک علاقہ ہے جس میں سات کروڑ مسلمان ایک زبان بولنے والے اور ایک قوم کے بستے ہیں اور جن کے علاقے میں غیر لوگ نہ ہونے کے برابر ہیں اور جن میں اتحاد کی روح اس وقت زور سے پیدا ہو رہی ہے دنیا بھر میں اور کوئی علاقہ اسلامی مرکز ہونے کی اس قدر اہلیت نہیں رکھتا۔ پس اس وقت اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اخباروں میں رسالوں اور اپنے اجتماعوں میں مسلمان اپنے بھائیوں کے حق میں آواز اٹھائیں اور ان کی آزادی کا مطالبہ کریں ... اور جہاں تک ممکن ہو دنیا کے مسلمان اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کی کوشش کریں تو وہ اپنی آزادی کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کریں گے۔ اور امید کی جا سکتی ہے کہ ان کو بہت جلد آزادی مل جائے۔"
(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۴۶ء ص۳)

اگرچہ انڈونیشیا کے احمدی اور مبلغین دوسرے ملکی باشندوں کے دوش بدوش پہلے ہی جنگ آزادی میں شامل تھے اس خطبہ کے بعد قادیان کے مرکزی پریس کے علاوہ دنیا بھر کی احمدی جماعتوں نے بھی انڈونیشیا کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کی تائید میں مؤثر آواز بلند کی۔ یہاں تک کہ انڈونیشیا غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے میں کامیاب ہو گیا اور ۱۷ اگست ۱۹۴۹ء کو اسے آزادی مل گئی۔

خلاصہ یہ کہ انڈونیشیا کی زمین اسی طرح احمدی محبان وطن کے خون سے رنگین ہے۔ جس طرح غیر احمدی محبان وطن کے خون سے اور یہ قابل فخر اعزاز انہیں حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کی بروقت راہنمائی اور تائید تحریک آزادی کی بدولت حاصل ہوا۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

حضرت سیدنا محمود المصلح الموعودؓ دنیا بھر کی اسلامی سلطنتوں کو رفعتوں کے کتنے عظیم الشان اور بلند ترین مقام پر دیکھنے کے متمنی تھے؟ اس کا تخیل آپ ہی کے الفاظ میں درج کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔
"دنیا میں ہر کہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے والے نظر آئیں اور روس، امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے لوگ جو آج اسلام پر ہنسی اڑا رہے ہیں وہ سب کے سب احمدی ہو جائیں وہ اسلام کو قبول کر لیں اور انہیں اپنی ترقی کے لئے اسلام اور مسلمانوں کا دست نگر ہونا پڑے ہم ان ممالک کے دشمن نہیں ہماری دعا ہے کہ یہ ملک ترقی کریں لیکن ترقی کریں اسلام اور مسلمانوں کی مدد سے آج تو دمشق اور مصر روس کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ کسی طرح اس سے کچھ مدد مل جائے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے مسلمانوں کو پکا مسلمان بھی بنائے اور دنیوی طاقت بھی اتنی دے کہ دمشق اور مصر روس سے مدد نہ مانگے بلکہ روس دمشق اور مصر کو تاریں دے کہ ہمیں سامان جنگ بھیجو اسی طرح امریکہ ان سے یہ نہ کہے کہ ہم تمہیں مدد دیں گے بلکہ امریکہ شام، مصر، عراق، ایران پاکستان اور دوسری اسلامی سلطنتوں سے کہے کہ ہمیں اپنے ڈالر بھیجو ہمیں ضرورت ہے پس اللہ تعالیٰ اسلام کے غلبہ کی کوئی صورت پیدا کرے اور خلافت کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ مسلمان نیک رہیں اور اسلام کی اشاعت میں لگے رہیں یہاں تک کہ اسلام کی اشاعت دنیا کے چپہ چپہ پر ہو جائے اور کوئی غیر مسلم باقی نہ رہے اگر یہ ہو جائے تو ہماری غرض پوری ہو گئی۔"
(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء ص۱۷، ۱۸)

ماہنامہ
خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے
(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا دعوائے مصلح موعود

سلطان احمد پیر کوٹی

قرآن کریم، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو آپ کا کامل ظل اور مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کی بعثت کی بڑی غرض احیائے دین اور قیام شریعت تھی۔ آپ کو دنیا میں بھیجا گیا تا خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و عزت پھر سے قائم ہو۔ آپ دنیا میں تشریف لائے تا آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ زندہ کتاب قرآن ہے زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے دنیا میں تشریف لا کر فرمایا کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ تا حقیقی شریعت کا چہرہ لوگوں کو دکھلاؤں اور ان کو ان علمی اور عملی تاریکیوں اور ظلمتوں سے باہر نکالوں جو کم توجہی کے باعث ان پر محیط ہو رہی تھیں۔ آپ نے اپنی زبردست قوت احیائے موتیٰ سے لوگوں کے دلوں میں ایسی زندگی پیدا کر دی کہ ان میں سے بہت سے نہ صرف زندہ ہوئے بلکہ ان کو بھی احیائے موتیٰ کی طاقت عطا کی گئی۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک ایسی جماعت قائم کر دی جو فعال ہونے کے علاوہ تمام اسلامی عقائد پر یقین رکھتی اور شریعت اسلامیہ کی سختی سے پابند ہے وہ اشاعت اسلام کو اپنی تمام ضروریات پر مقدم رکھتی ہے ان کے دلوں میں عشق رسولؐ ہے ان کے اعمال اور افعال اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے مظہر ہو رہے ہیں۔ وہ اشاعت اسلام کی خاطر اپنی جانیں اموال اور اولاد سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔

اس زمانہ کا بگاڑ معمولی نہ تھا اس لئے اس کی اصلاح بھی ایک لمبے عرصہ کی متقاضی تھی۔ اس لئے آپ کے کام کی تکمیل کے لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کا سلسلہ قائم فرمایا وہاں آپ کو ایک عظیم اور موعود فرزند کی بشارت دی جو آپ کے کام کو تکمیل تک پہنچائے گا۔ وہ آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔

پیشگوئی میں اس عظیم فرزند کی باون سے زیادہ علامات وخصوصیات بیان کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ پیشگوئی کے بعد ۹ سال کے اندر آپ کے ہی تخم سے پیدا ہوگا۔ وہ لمبی زندگی پائے گا۔ آپ کا دوسرا جانشین ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وغیرہ۔

مصلح موعود کا وجود ایک عظیم آسمانی نشان تھا کیونکہ ہر شخص جس کے اندر ایمان اور دیانت موجود ہے وہ جانتا ہے کہ یہ خبر دینا کسی انسان کی طاقت میں نہیں تھا کون جانتا تھا کہ آپ خود بھی ۹ سال تک زندہ رہیں گے یا نہیں پھر وہ بیٹا پیدا بھی ہوگا یا نہیں۔ پھر اگر وہ پیدا ہوگا تو زندہ بھی رہے گا یا نہیں اور اگر زندہ بھی رہا تو وہ ان علامات اور خصوصیات کا حامل بھی ہوگا یا نہیں جو پیشگوئی میں بیان کی گئی ہیں۔ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتی محض افترا ہوتی تو نہ صرف یہ پوری نہ ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ افترا کرنے والے کو جلد ہی اپنی گرفت میں لے لیتا وہ تو بطش شدید کا مالک ہے وہ اپنے پر افترا کرنے والے کو کب مہلت دیتا وہ تو فوراً اس کی شہ رگ کاٹ کر رکھ دیتا۔

جماعت مبایعین کا یہ عقیدہ ہے اور علیٰ وجہ البصیرت عقیدہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ آپ پیشگوئی کے بعد ۹ سال کے اندر ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے آپ نے نہایت لمبی زندگی پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے جانشین بنے اور پھر آپ میں وہ تمام خصوصیات پائی جاتی تھیں جو پیشگوئی میں بیان کی گئی تھیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا صرف ہم معتقدین ہی کا یہ دعویٰ ہے یا اس وجود باجود نے بھی اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے اگر اس نے خود بھی اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو ہماری تشریح وتوضیح درست قرار پائے گی۔ لیکن اگر اس نے خود اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار نہیں دیا تو سمجھا جائے گا اس پر اس عظیم الشان پیشگوئی کو چسپاں کرنا مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہوگا۔

جہاں تک واقعات کا تعلق ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو آپ کی پیدائش کے بعد سے ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا جانے لگا تھا۔ سبز اشتہار، تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبز اشتہار کے حوالے سے تحریر فرمایا تھا کہ پسر موعود اور مصلح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ایک لڑکا پیدا ہو چکا ہے جس کا ایک نام محمود بھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے چنانچہ ایک موقعہ پر (۱۰ر ستمبر ۱۹۱۳ء) جب ایک بزرگ نے آپ سے اس بات کا ذکر فرمایا کہ میری تحقیق کے مطابق تو صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ہی مصلح موعود ہیں تو آپ نے فرمایا:-

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں"

پھر جب ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کی خلعت سے نوازے گئے یعنی آپ خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے تو اشاعت اور تبلیغ اسلام آپ کا فریضہ ٹھہرا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد بعثت کی تکمیل آپ کا کام قرار پائی۔ تب بھی آپ نے "مصلح موعود" کا دعویٰ نہیں فرمایا۔ مارچ ۱۹۱۴ء سے لے کر جنوری ۱۹۴۴ء تک سلسلہ کے رسائل و اخبارات میں ایسے مضامین شائع ہوتے رہے جن میں آپ کو مصلح موعود قرار دیا جاتا رہا مگر آپ نے کسی مجلس میں اشارۃً بھی اس بات کی طرف اشارہ نہ فرمایا کہ میں ہی "پسر موعود" ہوں لیکن جنوری ۱۹۴۴ء کے پہلے نصف (۷ اور ۸ جنوری کی درمیانی شب) میں جب آپ پر ایک واضح رؤیا کے ذریعہ یہ انکشاف ہوا کہ آپ ہی موعود پسر ہیں اور آپ کی زبان پر جاری ہوا کہ انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ یعنی میں مسیح موعود ہوں یعنی میں آپ کی نظیر اور خلیفہ ہوں۔ اور یہ الہام پیشگوئی کے الفاظ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے عین مطابق اور اس کا پورا کرنے والا تھا۔ تو آپ نے پہلی دفعہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں اپنے آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء) گویا خلافت کے عظیم الشان مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی ۳۰ سال تک آپ خاموش رہے ہاں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف ہو گیا اور الہاماً آپ کو ارشاد فرمایا گیا کہ آپ اس امر کا اعلان کر دیں کہ میں پسر موعود کا مصداق ہوں تو آپ نے اس کا اعلان فرمایا۔ آپ نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا۔

"وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی"

پھر فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو لدھیانہ کے شہر میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس میں آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ

"میں آج لدھیانہ کو یہ خبر دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر قدرت اور فضل اور رحمت کے جس نشان کی خبر دی تھی وہ ظاہر ہو چکا جن لوگوں کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو سن نہیں رہے اور میں لدھیانہ والوں کو یہ پیغام دے کر بری الذمہ ہوتا ہوں اور ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ انکار کر کے نقصان نہ اٹھائیں"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

اس کے بعد آپ نے پیشگوئی مصلح موعود میں پسر موعود کے متعلق بیان کردہ علامات کو ایک ایک کر کے اپنی ذات پر چسپاں کیا اور فرمایا کہ جس موعود فرزند کے متعلق یہ علامات بیان کی گئی ہیں وہ میں ہی ہوں۔

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جب کہ ہندوستان کے اطراف و جوانب سے ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف احمدی ہی قادیان آئے ہوئے تھے بلکہ غیر از جماعت مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد بھی جلسہ گاہ میں موجود تھی۔ حاضرین جلسہ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی اور جس کے متعلق یہ تعیین فرمائی تھی کہ وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ سال کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ اسے آپ کا جانشین بنائے گا اور اس سے آپ کے کام کی تکمیل کروائے گا اور اس کے وجود میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کو پورا کرے گا وہ میں ہی ہوں ... اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا۔ وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔"

(الموعود صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

اسی تقریر میں آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصے سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی جو میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنان اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔"

(الموعود صفحہ ۲۰۸)

آپ نے محض دعویٰ ہی نہیں فرمایا بلکہ بڑی تحدی سے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ اعلان فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں حلف شہادت کا درجہ رکھتی ہے گویا حضور نے اپنے دعویٰ پر خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرایا۔ اگر آپ اس دعویٰ میں حق پر نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ آپ کو ایسا دعویٰ کرنے کا موقعہ ہی کہاں دیتا وہ تو قہار ہے اس قہر کا قہر ایسے کو فوراً آلیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی قانون میں حلف کے بعد اور کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ حلف اٹھانے والے کو سچا قرار دے دیا جاتا ہے۔ اور اس کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مبائعین میں سے ایک طبقہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے دعویٰ کی تائید میں حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اور خواجہ کمال صاحب مرحوم نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا کہ

"کم از کم میں اپنے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ لکھوں یا میں قبول کر لوں گا یا میں دعاؤں میں لگ جاؤں گا۔ ہر حال میں خاموش ہو جاؤں گا۔ اگر وہ مصلح موعود ہیں تو حلفاً بیان کریں کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی کہ وہ وہی فرزند ہیں جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے۔"

(اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب ۳۶)

پس حلف اٹھانے کے بعد مدعی کے خلاف کوئی بات پیش کرنا یا اس کے دعویٰ پر اعتراض اٹھانا جائز نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لاہور میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں منعقدہ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان پر یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہو گی"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور کے مقام پر تقریر فرماتے ہوئے آپ نے یہاں تک تحدی فرمائی کہ میرے سوا اور کوئی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا:

اس وقت یہاں احمدی بھی موجود ہیں ہندو بھی موجود ہیں سکھ بھی موجود ہیں میں ان سب سے کہتا ہوں کہ دیکھو خدا سے بڑا کوئی نہیں۔ خدا کے قہر سے بڑھ کر کسی کا قہر نہیں اور خدا کے عذاب سے بڑھ کر کسی کا عذاب نہیں۔ دنیا کی بادشاہتیں اور حکومتیں سب اس کے سامنے ہیچ اور ذلیل ہیں اور اس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ میں آج اسی واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے جو رؤیا سنائی ہے وہ مجھے اسی طرح آئی ہے الا ماشاء اللہ کوئی خفیف سا فرق بیان کرنے میں ہو گیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ میں خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی حالت میں کہا انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ اور میں نے اسی کشف میں خدا کے حکم سے یہ کہا کہ میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں بیٹھی تھیں۔ پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں ہی موعود ہوں اور کوئی موعود قیامت تک نہیں آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اور موعود بھی آئیں گے اور بعض ایسے موعود بھی ہوں گے جو صدیوں کے بعد پیدا ہوں گے بلکہ خدا نے مجھے بتایا کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھکو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میرے جیسی طاقتیں رکھتا ہو گا نازل ہو گی اور وہ میرے نقش قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا پس آنے والے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے اپنے وقت پر آئیں گے میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اسی شہر (ہوشیارپور) میں سامنے والے مکان میں ہوئی جس کا اعلان آپ نے اسی شہر میں فرمایا اور جس کے متعلق فرمایا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہو گا وہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہے۔ اور اب کوئی نہیں جو پیشگوئی کا مصداق ہو سکے۔ یہ پیشگوئی کسی بعد کے زمانہ کے لئے نہیں تھی بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا اس زمانہ کے لوگوں کے ایمان کی زیادتی کے لئے پیشگوئی کی گئی تھی پس ضروری تھا کہ یہ پیشگوئی اسی زمانہ میں پوری ہوتی اور ان لوگوں کے سامنے پوری ہوتی جن کے سامنے یہ پیشگوئی کی گئی تھی"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۵۹ء)

آپ نے فرمایا میرے اس حلف اٹھانے کے بعد بھی اگر کسی کو میرے سچا ہونے میں شبہ ہے تو وہ سامنے میدان میں آئے اور میرے ساتھ مباہلہ کرے اور یا مؤکد بعذاب قسم کھا کر یہ اعلان کرے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ خود اپنے نشانات کے ذریعہ یہ فیصلہ کر دے گا کہ صادق کون ہے اور کاذب کون؟ چنانچہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کرے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر اعلان کرے کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے

(باقی صفحہ ۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مُصلح موعودؓ اور اُس کا پس منظر

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقفِ زندگی

المصلح الموعود کے متعلق پیشگوئی، منکرین اسلام اور مکذبینِ رسالتِ خیر الانام علیہ وآلہ الف الف سلام کے لئے ایسا چمکتا ہوا نشان ہے جس کی ہر سمت کو روشنی نکل رہی ہے۔ جب اس پیشگوئی کا اعلان ہوا تو غیر مذاہب کے لوگوں نے شور مچایا اور بار بار ان کی طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی (العیاذ باللہ) مگر جتنا اس پیشگوئی کے خلاف زور لگایا گیا۔ اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت اور رحمت، کا نشان اس کو بنا دیا۔ اس اجمال کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:۔

نشان کا مطالبہ

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذکورہ بالا پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ اس وقت غیر مسلم بار بار آپ سے اسلام کی صداقت کے نشانات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آپ کے رشتہ دار اور اقارب بھی دین اسلام کے خلاف بدعتوں اور رسم و رواج میں مبتلا تھے اور وہ بھی نشاناتِ الٰہی دیکھنے کے طالب تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:۔

"(۲) ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں۔ کیا مرد اور کیا عورت۔ مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے۔ اور ان کا اپنا حال یہ ہے کہ دین اسلام کی ایک ذرہ محبت ان میں باقی نہیں رہی اور قرآنی حکموں کو ایسا ہلکا سا سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ جیسا کوئی ایک تنکے کو اٹھا کر پھینک دے اور اپنی بدعتوں اور رسموں اور ننگ و ناموس کو خدا اور رسول کے فرمودہ سے ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱)

قادیان کے ہندو بھی نشان دیکھنے کے از حد خواہشمند تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو ایک دفعہ لکھا:۔

"مرزا صاحب مخدوم و مکرم مرزا غلام احمد صاحب سلمہ، بعد ما وجب بکمال ادب عرض کی جاتی ہے کہ جس حالت میں آپ نے لندن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس آ کر قادیان میں ٹھہرے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسے نشان دربارہ اثباتِ حقیقت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں۔ سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں۔ لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حقدار ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۹۲)

سفر ہوشیارپور اور پیشگوئی کے الہامی الفاظ:

ان حالات کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان سے ہوشیارپور کا سفر اختیار کیا اور وہاں چالیس دن چلہ کیا۔ یعنی علیحدگی میں رہ کر بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کیں تاکہ خداوند تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تائید اسلام اور حقیقت قرآن مجید میں نشانات ظاہر فرماوے۔ سو اس قادر و توانا نے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ حضور علیہ السلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاوّل ہے۔ برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونے کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصل رسالہ میں مندرج ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزّ و جلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ و عزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلعم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر۔ مظہر الحق و العلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

پس ان الہامی کلمات میں دراصل دو لڑکوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ ایک لڑکا جو پہلے پیدا ہوگا اور وہ بھی بڑی بڑی خوبیوں کا مالک ہوگا۔ مگر وہ بطور ارہاص۔ دوسرے بچے کی پیدائش کے لئے ہوگا۔ اس اول پیدا ہونے والے بچے کو بطور ابتلاء اور امتحان لوگوں کے لئے بھیجا جائے گا اور بطور مہمان آئے گا۔ وہ اپنی صغر سنی میں فوت ہو جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:۔

"یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جائے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخر تک اسی کی تعریف ہے۔۔۔۔۔۔۔ بیس فروری کی پیشگوئی۔۔۔۔۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر جدید۔۔۔۔۔۔ الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔"

(مکتوب ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی)

نیز فرمایا:۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔ مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

مندرجہ بالا الہامی فقرہ کے مطابق مہمان بچہ جو مصلح موعود سے پہلے پیدا ہونے والا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہو کر نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا۔ اور اس پیشگوئی کے اس فقرہ کے مطابق کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ اس کے بعد وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اس پیشگوئی میں فضل دکھا گیا تھا اور جس کا دوسرا نام الہام الٰہی نے محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بتایا تھا۔ جس کا ایک نام فضل عمر ظاہر کیا گیا تھا۔ اس کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔

المصلح الموعود کے متعلق الہامات میں بعض علامات

مندرجہ بالا الہامی عبارت میں سے بعض پیشگوئیاں اختصار کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ تاکہ الہامی کلمات پڑھ کر ایمانوں میں تازگی پیدا ہو۔ وباللہ التوفیق۔

۱۔ اس الہام الٰہی میں یہ عبارت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک (لڑکا) تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

"فرزند دلبند گرامی ارجمند"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رقم فرماتے ہیں کہ

"شائد چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شائد وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہامات اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے پھل تھے مگر ایک پھل سبز رنگ کا بہت بڑا تھا جو اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی۔ اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے۔ تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(از مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ)

مزید برآں رقم فرمایا کہ

"ان دنوں اتفاقاً نئی شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی۔ مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت و محتاجگی اور بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو۔ اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحب صورت و صاحب سیرت لڑکا جس کی نسبت بشارت دی گئی ہے وہ بر عایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ اور پارسا طبع سے پیدا ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(از مکتوب ۴ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۶)

مصلح موعود کی پیدائش نو سال میں ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا کہ

"اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ...... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا ...... ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"

حضور علیہ السلام نے "نو برس کے عرصہ" پر حاشیہ لکھا ہے

۱۔ "جو صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔

ب۔ "وہ ..... خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ حاشیہ بحوالہ تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۳۵ حاشیہ)

ج۔ "میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا۔ تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

مصلح موعود کا نام فضل محمود اور بشیر ثانی ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدیں الفاظ رقم فرمایا:-

"ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی۔ ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"

(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء بحوالہ تذکرہ)

ا۔ "خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۶، ۱۷ بحوالہ تذکرہ صفحہ ۱۶۹)

ب۔ "ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ "ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا" "یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق ما یشاء"

(مکتوب ۴ دسمبر بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بحوالہ تذکرہ صفحہ ۱۷۰)

ج۔ "خدائے عزوجل نے ...... اپنے لطف و کرم سے وعدہ فرمایا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء بحوالہ تذکرہ صفحہ ۱۷۰)

ب۔ "اور یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے۔ وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی پیدائش کی اطلاع اس اشتہار کے ذریعہ جس کا عنوان "تکمیل تبلیغ" تھا یوں شائع فرمایا۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولو العزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور یقین محکم سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر جاری ہوا تھا۔

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام تفاؤل کے طور پر بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں تو یہی لڑکا موعود لڑکا ہوگا۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء بحوالہ تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۷۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ بالا اشتہار میں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کو ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے تفاؤل کے طور پر ان کا نام بھی بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔ سو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایفائے عہد کرتے ہوئے اپنی مختلف کتب میں اس امر کے متعلق مندرجہ ذیل کلمات تحریر فرمائے

ا۔ "محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود نام کے موجود ہے۔ جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۵ بحوالہ تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۷۲)

ب: "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء بحوالہ تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۷۲ حاشیہ)

ج: "محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور نیز اشتہار یکم جولائی ۱۸۸۸ء میں جو سبز اشتہار کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا ...... پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی ...... تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲ بحوالہ تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۷۲ حاشیہ)

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کے وجود میں پوری ہوئی۔ چنانچہ جملہ واقعات اور کوائف اس پر شاہد ہیں اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) نے بھی صراحت کے ساتھ اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ چنانچہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پاکر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ بدیں کلمات حضور فرماتے ہیں:

ا۔ "خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئی میرے متعلق ہے۔"

ب۔ "آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں۔ اور اب

بی اے ہو اگر تم کہاں تو ایم اے ہو جاؤ ؛ پھر دیکھئے کہ ملک میں کیسی بہار ہو

بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر • بلڈنگ پینٹر • پائپ فٹر • راج • ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

اندرون موچی گیٹ لاہور — مسلم کالونی ۔ بسطامی روڈ ۔ سمن آباد ۔ لاہور

نے اب ایک نئی کلاس کنسٹرکشن فورمین شروع کی ہے!

جو کہ ایک ماہ کی ہوگی اس میں ہم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹری ۔ راج گیری اور پائپ فٹنگ کے متعلق تھیوری اور پریکٹیکل بمعہ نقشہ ڈرائینگ کروائیں گے۔ اس کے علاوہ عمارات کا نقشہ بنانا، عمارت میں استعمال ہونے والے میٹریل کا تخمینہ لگانا بتائیں گے۔ بلڈنگ فورمین کیلئے بنیادی تعلیم کم از کم میٹرک ہونی چاہیئے اور صحت مند نوجوان یعنی اچھی شخصیت کا مالک ہونا ضروری ہے۔

★ فیس مکمل کورس / ۲۵۰ روپے ★ مدت ایک ماہ

ہماری نئی کلاس ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء ۴ بجے سہ پہر اور اس سے اگلی کلاس ۱۴ فروری ۶ بجے شام شروع ہو چکی ہے

○ باہر کے حضرات کے لئے رہائش کا انتظام ہے ○ پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت منگوائیں

احمدی احباب کے لئے فیس میں [illegible] رعایت !

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

اندرون موچی گیٹ ۔ بازار لال کھوہ ۔ نزد ناصر گڈی فروش لاہور ۔ فون ۵۷۲۶۱
برانچ: مسلم کالونی ۔ بسطامی روڈ ۔ سمن آباد ۔ لاہور

قدیمی مجربات

۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق

حب اٹھرا	مکمل کورس	پچیس روپے	بہترین منجن	ایک اونس	چار روپے
نرینہ اولاد گولیاں	مکمل کورس	تیس روپے	مقوی دماغ	ایک ماہ کیلئے	دس روپے
زود جام عشق	ایک ماہ کے لئے	تیس روپے	صندلین	ایک شیشی	پانچ روپے
تریاق نزلہ	۲۰ گولیاں	پانچ روپے			

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ چوک گھنٹہ گھر
گوجرانوالہ ۱۹۰ فون نمبر ۷۴۸۴۴
ربوہ ۔ فون نمبر ۶۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے پوری کی ہے۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

پھر ۱۹۴۴ء میں بذریعہ رؤیا اور الہام آپ پر اس امر کا انکشاف ہوا کہ آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ اس انکشاف کے اعلان کے لئے آپ نے ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ لاہور اور دہلی میں جلسے منعقد کرکے معرکۃ الآراء تقاریر کیں۔ اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعیین درباره مصلح موعود کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں تحریر فرمایا کہ:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔"

اب کتاب سراج منیر مطبوعہ ۱۸۹۷ء کی عبارت پر نظر ڈالو۔ اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء سے ۸ سال بعد صفحہ ۳۱ میں بعد انکشاف کامل اطلاع دیتے ہیں۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔ حاشیہ سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہوگیا۔"

اگر سراج منیر کی عبارت کا اور ۱۲ جنوری والے اشتہار کی عبارت کا موازنہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ۱۲ جنوری والے اشتہار میں تو فرماتے ہیں۔ کہ سبز اشتہار میں ایک لڑکے کا وعدہ تھا سو ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے مگر معلوم نہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے؟ لیکن سراج منیر میں فرماتے ہیں کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کا وعدہ تھا اور جس کا نام محمود بتلایا گیا تھا وہ لڑکا پیدا ہوگیا۔ ۱۲ جنوری والے اشتہار میں تو علم نہیں دیا جاتا۔ لیکن یہاں سراج منیر میں کامل علم پایا جاتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ کامل انکشاف کے بعد سراج منیر میں یہ عبارت لکھی گئی۔

اور یہ تو ناظرین کو خوب معلوم ہے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کا وعدہ تھا اور جس کا ذکر تھا وہ پسر موعود ہی ہے۔ پس یہاں "سراج منیر" میں اس طرح فرمانے سے کہ محمود پیدا ہوگیا یہ مطلب ہے کہ پسر موعود پیدا ہوگیا اور ساتھ ہی یہ جملہ جو فرمایا کہ پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا تو اس سے بھی یہی غرض ہے کہ یہ بتلایا جائے کہ یہ وہی لڑکا ہے جو مصلح موعود ہے۔ کیونکہ پسر موعود اور مصلح موعود ہی کے لئے میعاد مقرر کی گئی تھی۔

اور یہ فرمانے سے اب وہ نویں سال میں ہے تعیین فرما دی۔ اس سے پہلی سطر میں نام بھی لے دیا۔ جیسا کہ فرمایا کہ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی نسبت کی تھی۔"

غرض جیسا کہ ۱۲ جنوری کے اشتہار میں وعدہ تھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی آٹھ سال بعد سراج منیر میں اطلاع دے دی۔

(کتاب پسر موعود مصنفہ پیر منظور محمد صاحب رضی صفحہ ۱۳-۱۴، ۱۵، ۱۶)

پھر کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی یہ اطلاع موجود ہے۔ چنانچہ ص ۳۶۰ میں فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا۔ تو نادان مولویوں نے اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے

فون ملز ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۲
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر — ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین
جاذب نظر دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
آفس
منڈرگی۔ ریل بازار فیصل آباد

ھو الشافی
صحت و تندرستی کی بقاء کیلئے
مشورہ
مفت حاصل کریں!
ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔
(مینیجر الفضل)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔
سالانہ قیمت ۱۵ روپے
مینیجنگ ایڈیٹر

بہترین طبی مشورہ اور کامیاب علاج کیلئے
مطب
حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء
رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کپڑے کا اعلیٰ مرکز
• بنارسی ساڑھیاں • سوٹ • لہنگا سوٹ • گرم سوٹنگ اور ملبوسات ہر قسم
فیصل آباد کی مشہور قدیمی دکان
مراد کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار فیصل آباد۔ فون ۲۷۴۰ / ۲۲۶۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آتے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے:

"دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

یہاں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ سبز اشتہار کی عبارت کے مطابق لڑکا پیدا ہوا۔ اور یہ معلوم ہے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی بشارت ہے وہ پسر موعود ہی ہے اور دوسرا بشیر اور محمود پسر موعود ہی کے نام [illegible] کے پیدا ہونے سے پہلے بتلائے گئے تھے اور میعاد میں پیدا ہونے والا بھی پسر موعود ہی ہے لہذا دیکھو کہ کیسی صریح اطلاع پسر موعود کے پیدا ہونے کی دی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا اور اب سترھویں سال میں ہے۔ یہ تعیین ہے"۔

(کتاب پسر موعود مصنفہ پیر منظور محمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ [illegible])

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف الفاظ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تعیین کر دی جس میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تعیین درباره المصلح الموعود

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا یقین یہی تھا کہ پسر موعود حضرت میاں صاحب ہی ہیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد درج ذیل ہے کہ

نقل عکس

قرینہ چہارم

اس تحریر سے دو تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا کہ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ لگ گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

مزید فرمایا:

"یہ الفاظ میاں نے بارہا ہم پیر منظور محمد سے سنے ہیں۔"

نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

(کتاب پسر موعود مصنفہ پیر منظور محمد)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات سے بھی واضح ہو گیا کہ پسر موعود کی پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی تھے

المصلح الموعود کے متعلق پیشگوئی کی عظمت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی کی اہمیت کے متعلق مندرجہ ذیل کلمات تحریر فرمائے۔

"اے منکرو! اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اور اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

نیز تحریر فرمایا:

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے ۔۔۔۔۔۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو رنج پہنچتا ہے۔ کہ ایسا کیوں ہوا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۲

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول
یونان اور مڈل ایسٹ کیلئے ہوائی اور بحری
سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیں!
فون ۶۰۲۲۰/۵۳۲۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۱۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

مشرقی دوائیں مشرقی مزاج کے موافق ہیں
جن کا اثر صدیوں سے تسلیم شدہ ہے
آپ کا خادم
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوان محمود
گولبازار اقصیٰ روڈ ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی ایئرکنڈیشنڈ دکان
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ۔ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور نسخہ جات کی تیاری کیلئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔
پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ اور۔ ایم۔ سی۔ بی۔ ایل
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادر موقع

ربوہ کے قرب وجوار میں

زرعی زمین

خریدنے والے حضرات

فوری رابطہ قائم کریں

ربوہ میں

جائیداد کی خرید وفروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے۔

نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ

دعویٰ مصلح موعود بقیہ صفحہ ۹

کام لے رہا ہوں پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات کے ذریعہ فیصلہ فرما دے گا کہ کون صادق ہے اور کون کاذب"۔

(الموعود صفحہ ۲۰۸)

آپ اس اعلان کے بعد ۲۱ سال تک بقید حیات رہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی ہر طرح تائید و نصرت فرمائی۔ آپ کو اپنے مقاصد میں عظیم کامیابی آپ کو حاصل ہوئی۔ اسلام کی تبلیغ دنیا کے کونہ کونہ میں کی۔ دنیا کی قوموں نے آپ سے برکت پائی۔ خدا کا سایہ آپ کے سر پر رہا۔ آپ جلد جلد بڑھے اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ عظیم مخالفتوں کے باوجود فتح آپ کو نصیب ہوئی۔ کسی کو آپ کی زندگی میں آپ کی وفات کے بعد بھی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کی مباہلہ کی اس دعوت کو قبول کرتا یا مؤکد بعذاب قسم کھا کر یہ اعلان کر دیتا کہ آپ اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ آپ کا اپنی زندگی میں کامیابیوں پر کامیابی حاصل کرنا اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے سرفراز جانا اور آپ کی مباہلہ یا مؤکد بعذاب قسم کھانے کی دعوت کو کسی کا اب تک قبول نہ کرنا اس بات کا ایک قطعی ثبوت ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت کے مصداق ہونے کے متعلق اپنے دعوے میں حق پر ہیں۔

اپنے بچوں میں صحیح اسلامی شعور پیدا کرنے اور انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان ربوہ

کی خریداری قبول فرمائیے

رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

کیوراٹیو سسٹم (جدید میڈیکل سائنس)

کے جدید فارمولوں سے تیار کردہ

حیوانات کی مندرجہ ذیل ادویات

کے نرخ -/۲ روپے فی پیکٹ ہیں

اکسیر اپھارہ، تریاق زہر باد، اکسیر دودھ، اکسیر گناہ، اکسیر سرکن، اکسیر واہ وغیرہ۔

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کھوکھی گراؤنڈ لاہور کینٹ

ڈسٹری بیوٹرز:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۷۰۹

شال کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضافاتِ ربوہ
اور
ربوہ میں

زرعی زمین سکنی پلاٹس اور مکانات کی خرید و فروخت

کیلئے

آپ کا معاون ادارہ

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)

فون دفتر ۵۰۸ ــــ اقصیٰ روڈ ربوہ ــــ فون گھر ۴۰۵

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

ہمارا نصب العین

خدمت ــــ دیانت ــــ امانت

احمدی احباب کے لئے خوشخبری - مرکزِ احمدیت ربوہ کی پاکیزہ فضا میں سکونت اختیار کرنے والوں کے لئے نادر موقع -

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ مکمل اعتماد کے ساتھ اور جذبۂ خدمت کو جلو میں لئے پلاٹوں، زرعی زمین کی خرید و فروخت نیز شاندار مکانات اعلیٰ ترین ڈیزائنوں میں ماہرین تعمیرات کی نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں -

با اعتماد ادارہ ــــ بے لوث خدمت

ہم ہیں آپ کے خیر خواہ

شریف احمد جاوید بھٹی (پروپرائٹر)

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ) فون نمبر ۵۲۱

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ

روزنامہ الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھائیے اور اس میں اشتہار بھجوائیے - (مینجر الفضل ربوہ)

آپ کی طبی ضروریات کا مرکز

دواخانہ **ہاشموں** رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

ہر قسم کا

کاغذ، بکس، بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ، گنپت روڈ لاہور - فون نمبر ۶۳۸۴۹

گھر: ملک عبداللطیف ستکوہی - فون نمبر ۶۲۵۱۶

خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کے لئے

نذیر ٹی سٹال

مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر سٹور

۵۲ فیروز پور روڈ ــــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ــــ لاہور

فون نمبر ــــ ۴۱۰۶۱۷

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٥ معیاری ٥ عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز - اکبر بازار شیخوپورہ - فون نمبر ۳۶۸۱

کو یاد فرمائیے

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز (رجسٹرڈ) ابیو سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور